بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ۔4
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلہ]
27-44 (2018ء)

*خالد محمود، **پروفیسر ڈاکٹر عبدالعلی اچکزئی

# ڈاڑھی اور مونچھوں کی شرعی حیثیت

***ABSTRACT:*** Islam teach us complete way of life. It guides human to face any circumstance from birth to death such as clothing and appearance etc., Beard on male face is one of those guidance, through which male can be differentiated from female. Quran and Sunnah, Ijma and Qiyas (four principles of sharia) has made beard a part of human and Islamic nature. Due to this beard is obligatory and not having beard on face and large mustaches on face is the appearance of non-Muslims. And we are ordered to oppose that appearance. And by leaving beard less than one hand is forbidden, and group of many sins. And Hazrath Muhammad (SAW) also hate them. And according to sharia having beard on face have a lot of benefits for health and not having beard on face is much harmful for health. And cutting beard more than one hand is allowed and as well evident that it is Sunnah and Mustahib, because it is the original quantity of beard. And also it is based on the principles of nature and common sense instead of copying.

**کلیدی الفاظ:** داڑھی، مذہب، لحیہ، مونچھیں، واجب

* ریسرچ اسکالر، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ
** ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک کے تمام حالات ، مراحل ، انسان کی وضع قطع، چال ڈھال ، شکل وصورت ،طور طریقہ اور تمام چیزوں کے بارے میں راہنمائی موجود ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ کوئی حال کوئی چیز ایسی نہیں جس میں دین ِ اسلام کی راہنمائی نہ ہو۔جو چیز انسان کے لیے فائدہ مند اور ضروری ہے اسلام نے اس کے کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور جو چیز انسان کے لیے نقصان دہ اور مضر ہے اس سے منع فرمادیا ہے۔اسلام نے لباس سے متعلق ہدایات کو بھی بڑی اہمیت دی ہے اور یہ چیز دنیا کی تمام اقوام عالم اور تمام ممالک میں بھی مسلم ہے،ہر ملک اور ہر قوم کی کچھ خصوصیات اور امتیازات ہوتی ہیں جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے ہر حکومت وسلطنت کی فوج کا لباس) وردی( دوسرے ملک سے الگ ہے اسی سے میدان جنگ میں امتیاز ہوتا ہے،اسی طرح ہر ملک کی جھنڈی کا رنگ ،ڈیزائن دوسرے ملک کی جھنڈی علیحدہ ہے، پھر ملک کے اندر مختلف شعبوں کا یونیفارم الگ الگ ہے،فوج کا الگ پولیس کا الگ،بری فوج کا الگ،بحری فوج کا الگ،سوار کا الگ پیادہ کا الگ،ٹریفک پولیس کا الگ چیک پوسٹ والے کا الگ اور ڈاکیا کا الگ غرض ہر ایک کا یونیفارم علیحدہ ہے۔اگر کوئی ملازم بوقت ڈیوٹی اپنی مخصوص یونیفارم میں نہ ہو تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے۔کسی قوم اور مذہب کا دنیا میں مستقل وجود جب ہی قائم ہو سکتا ہے اور باقی بھی جب ہی رہ سکتا ہے جب کہ وہ اپنی کچھ خصوصیات اور یونیفارم مقرر کرے جس سے ان کی شناخت اور پہچان ہو سکے اور دوسروں سے ممتاز ہو سکے،اسی طرح اسلام نے مسلمانوں کو لباس سے متعلق ایک طرح کے احکامات تو اس طرح دیے ہیں جس سے مسلم اور غیر مسلم میں فرق ہوتا ہے اور ایک طرح کی ہدایات اس طرح ہیں کہ جس

سے مرد وعورت میں فرق ہوجاتا ہے۔مرد کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں اور عورت کے لیے اس کی جنس کے مطابق احکامات دیے ہیں تاکہ مرد وعورت کا وہ بنیادی فرق ختم نہ ہوجائے جو اللہ تعالیٰ نے ہر مرد اور عورت کو عطا فرمایا ہے۔مرد اور عورت میں بدن کے اعتبار سے بھی فرق ہے اور یہ فرق لباس کے فرق سے بھی بڑا ہوا ہے اس لیے کہ لباس توانسانی جسم سے ایک اضافی اور الگ چیز ہے جب کہ جسم تو ہر انسان کو پیدائشی طور پر دیا گیا ہوتا ہے۔مرد اور عورت کے جسمانی ساخت میں فرق کے ساتھ ساتھ مرد و عورت کے چہرے پر اگنے والے بالوں کا بھی فرق ہے۔مرد کے چہرے پر ڈاڑھی آتی ہے اور عورت کے چہرے پر نہیں آتی ۔اسلام میں ڈاڑھی کی کتنی اہمیت ہے؟اس کی کیا حیثیت ہے؟سنت ہے یا واجب ہے؟اس کی شرعی مقدار کتنی ہے؟اس کی حدود اربعہ کیا ہے؟ڈاڑھی سے متعلق لوگوں میں پائے جانے والے شکوک وشبہات ،غلط فہمیاں اور اعتراضات اور ان کے تسلی بخش جوابات اس زیر تحقیق مقالے میں زیر بحث لایا گیا ہے اور اس پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

**موضوع کی اہمیت وضرورت**

ڈاڑھی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا متفقہ عمل اور مستقل معمول اور خود ہمارے آقا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام وتابعین عظام اور محدثین وفقہائے کرام بلکہ تمام اولیائے کرام کا دائمی عمل ہے۔ڈاڑھی شرافت اور بزرگی کی علامت ہے۔ نہایت احترام کی چیز ہے۔چھوٹے اور بڑے میں ،اور مرد وعورت میں امتیاز وفرق کرنے والی ہے۔سبحان من زین الرجال باللحیٰ وزین النساء بالذوائب''.پاک ہے وہ ذات جس نے مردوں کو ڈاڑھی کے ذریعے اور عورتوں کو سر کے بالوں کے ذریعے زینت بخشی 1'' اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے۔

**ڈاڑھی کامفہوم اوراس کی حدوداربعہ**

ڈاڑھی کوعربی زبان میں" لحیۃ" اورانگریزی زبان میں "Beard"کہاجاتاہے۔جس کی جمع عربی زبان میں" اللحیٰ" اورانگریزی زبان میں"Beards" آتی ہے۔قرآن وسنت میں ڈاڑھی کے بارے میں" اللحیۃ" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں ۔اورعربی لغت میں" لحہ"اور"لحہ"منہ کی اس ہڈی یاجبڑے کوکہاجاتاہے جس پردانت اگتے ہیں۔اورجس ہڈی پردانت اُگتے ہیں وہ انسانی چہرے میں دوقسم کی ہڈیاں ہیں ایک اوپرہڈی ،جس کواوپرکاجبڑابھی کہا جاتاہےاورایک نیچےکی ہڈی جس کو نیچےکاجبڑابھی کہاجاتاہے۔2

کئی احادیث میں منہ کےدونوں جبڑوں یادانت اگنےوالی دونوں ہڈیوں کےلیے"لحیین"کےالفاظ استعمال ہوئےہیں ۔ چنانچہ حضرت سہل بن سعدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سےروایت ہےکہ رسول اللہ ﷺ نےفرمایاکہ: من یضمن لی مابین لحییہ ومابین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ:3.ترجمہ":جومیرےلیےدونوں جبڑوں کےدرمیان کی چیز(یعنی زبان)اوردونوں پیروں کےدرمیان کی چیز(یعنی شرم گاہ کی حفاظت) کی ضمانت دےتومیں اس کےلیے جنت کی ضمانت دیتاہوں ۔"

اس طرح کی احادیث میں" لحیین" یا"لحیۃ"کےالفاظ سےمنہ میں اوپرنیچےکےدونوں جبڑےیاوہ دونوں ہڈیاں مرادہیں جن پردانت اگتےہیں ۔اسی مناسبت سےاس ہڈی پراگنےوالے بالوں کوعربی زبان میں" لحیۃ" اوراردو زبان میں" ڈاڑھی " کہاجاتاہے۔4

ڈاڑھی کی مشروعیت قرآن پاک کی روشنی میں

قرآن مجیدمیں ہےکہ شیطان نےملعون ومردودوقت کہاتھاکہ :ولامرنھم فلیغیرن خلق اللہ۔"5 میں انسانوں کوضرورحکم دوں گاکہ وہ اللہ تعالیٰ

کی بنائی ہوئی صورت بگاڑاکریں'' قرآن مجید کی یہ آیت صاف طورپراللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کوبگاڑنے کے شیطانی حکم اوراس کے قبیح اور برا ہونے کی وضاحت کررہی ہےاورڈاڑھی کامنڈانااللہ تعالیٰ کی اس فطری صورت کوبگاڑنے میں داخل ہے۔اسکے علاوہ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کاحضرت ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی پکڑنے کاواقعہ مذکورہے۔لاتاخذ بلحیتی ولابراسی'':6. تم میری ڈاڑھی مت پکڑواورنہ سر(کے بال)پکڑو''

**ڈاڑھی کی مشروعیت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھاسےروایت ہےکہ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ7.

ترجمہ'':حضورﷺنے فرمایاکہ: مونچھوں کوکاٹنااورڈاڑھی کوبڑھانافطرت میں سے ہے۔''

اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانےاورمونچھیں کٹانےکوفطرت بتلایاگیاہےاورفطرت کسے کہتے ہیں اس کے بارے میں صحیح بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں ہےکہ: وارادبالفطرۃ السنۃ القدیمۃ التی اختارھاالانبیاء علیھم السلام واتفقت علیھاالشرائع فکانھاامرجلی فطرواعلیہ8.

ترجمہ'':اورفطرتسےمرادقدیم) پرانا (طریقہ ہےجس کوتمام انبیاءکرام علیھم السلام نےاختیارکیاہے۔اوراس پرتمام شریعتیں متفق رہی ہیں ۔گویاکہ یہ ایساواضح حکم ہے کہ جس پر انبیاء علیھم السلام کوپیدا کیاگیاہے۔'' اورامام مناوی رحمہ اللہ فرماتےہیں کہ: من الفطرۃ ای السنۃ یعنی سنۃ الانبیاء الذین امرنابالاقتداء بھم9. ترجمہ'':فطرت) یعنی سنت(سےمرادانبیاء علیھم السلام کاطریقہ ہےجن کی اقتداءوپیروی کاہمیں حکم دیاگیاہے۔''اورامام نووی رحمہ اللہ مسلم کی شرح میں فطرت کےمعنی بیان کرتےہوئےفرماتےہیں کہ:ذھب اکثرالعلماءالی انھاالسنۃ ،وکذاذکرہ جماعۃ غیرالخطابی قالوا:ومعناہ انھامن

سنن الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیھم ، وقیل ھی الدین

10.ترجمہ":اکثر علماء کی رائے یہ ہے کہ فطرت سے مراد طریقہ ہےاوراسی طرح سے خطابی کے علاوہ ایک جماعت نے ذکر کیاہے، انہوں نے فرمایاکہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ تمام انبیاء علیھم السلام کے طریقوں میں سے ہےاور یہ بھی کہا گیاہے کہ فطرت سے مراددین ہے۔"ڈاڑھی کے بارے میں بعض احادیث میں آتاہے کہ ڈاڑھی بڑھانااور مونچھیں کٹاناسلام کی فطرت میں داخل ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ان رسول اللہ ﷺ قال: ان فطرۃ الاسلام الغسل یوم الجمعۃ ،والاستنان واخذالشارب ،واعفاءاللحی11. ترجمہ":بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایاکہ: اسلام کی فطرت جمعہ کےدن غسل کرنا،مسواک کرنا،مونچھوں کاکاٹنااورڈاڑھی کابڑھاناہے۔"اس سے پہلےوالی حدیث میں ڈاڑھی بڑھانےکوتمام انبیاء کرام علیھم السلام کاطریقہ اورفطرت ہونابتلایاجاچکا۔ اور اس حدیث سےڈاڑھی بڑھانےکافطرت اسلام بھی ہونامعلوم ہوگیا۔اورڈاڑھی کے بڑھانے کے فطرت اسلام ہونے کےالفاظ سےمعلوم ہواکہ ڈاڑھی بڑھانے سےہی فطرت اسلام کاتقاضہ مکمل ہوتاہے،چھوٹی چھوٹی اور خشخشی ڈاڑھی رکھنے سے فطرت اسلام کاتقاضہ پورانہیں ہوتا۔کیونکہ اس میں ڈاڑھی بڑھانانہیں پایاجاتاہے۔

## ڈاڑھی بڑھانے اورمونچھیں کٹانےکاحکم

ڈاڑھی کے بارےمیں بعض لوگوں کایہ خیال ہےکہ عرب میں ڈاڑھی رکھنےکادستورتھااس لیےحضورﷺ خود بھی ڈاڑھی رکھتےتھےاوراسی دستوروعادت کی وجہ سےدوسروں کوبھی ڈاڑھی رکھواتےتھےوگرنہ ڈاڑھی

رکھنانہ کوئی عبادت ہےاور نہ کوئی ضروری اورواجبی حکم ہے۔حالانکہ بات یہ نہیں ہےکہ بلکہ ڈاڑھی رکھنےاورمونچھیں کٹانے کااللہ تبارک وتعالیٰ نےاپنے نبی ﷺ کوحکم فرمایاتھا۔جیساکہ حدیث پاک میں ہےکہ:امرنی ربی باعفاء لحیتی وقص شواربی12. ترجمہ":مجھے میرےرب نےڈاڑھی بڑھانےاورمونچھیں کٹانےکاحکم فرمایاہے۔" اورخودحضوراقدس ﷺ نےبھی امت کوڈاڑھی رکھنےاورمونچھیں کٹانےکاحکم فرمایاہے۔چنانچہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سےروایت ہےکہ: عن ابن عمررضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال:احفواالشوارب واعفواااللحی13. ترجمہ":حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سےروایت ہےکہ حضور ﷺ نےفرمایا:تم مونچھوں کوپست کرواورڈاڑھی کوبڑھاؤ۔" اس حدیث شریف میں واضح طورپررسول اللہ ﷺ کی طرف سےڈاڑھی بڑھانےکاحکم فرمانےکاذکرہے۔جس سے صاف طور پرمعلوم ہواکہ ڈاڑھی رکھنااوربڑھاناہماری شریعت میں واجب اورضروری درجہ کاحکم ہے۔کیونکہ اس کانبی ﷺ نےحکم فرمایا ہے۔ڈاڑھی کی اہمیت کےبارےمیں حضرت حکیم الامت مولانااشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنےرسالہ "اصلاح الرسوم" میں تحریرفرماتےہیں کہ: "حضوراقدس ﷺ نےصیغہ امرسےدونوں حکم فرمائےاورامرحقیقتاًوجوب کےلیےہوتاہے۔پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں حکم) ڈاڑھی بڑھانا،مونچھیں کٹانا(واجب ہیں ۔اورواجب کاترک کرناحرام ہے۔پس ڈاڑھی کاکٹانااور مونچھیں بڑھانادونوں فعل حرام ہیں۔جب اس کاگناہ ہوناثابت ہوگیاتوجولوگ اس پر اصرارکرتےہیں اوراس کو پسندکرتےہیں اورڈاڑھی بڑھانےکوعیب جانتےہیں بلکہ ڈاڑھی والوں پرہنستےہیں اوراس کی ہجوکرتےہیں ان سب مجموعہ امورسےایمان کاسالم رہنادشوارہے۔14"

ڈاڑھی منڈانا،مونچھیں بڑھانا غیروں کاطریقہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: قال رسول اللہ ﷺ: قصوا الشوارب، واعفوا اللحی ،ولاتمشوا فی الاسواق الاوعلیکم الازرانہ لیس منامن عمل بسنۃ غیرنا15. ترجمہ": رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مونچھوں کا کٹاؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور بازاروں میں بغیر تہبند کے) یعنی ستر کھول کر (نہ چلو، بے شک جس نے ہمارے غیروں کے طریقہ پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں ۔"

کیونکہ مونچھیں بڑھانا اور ڈاڑھی کٹانا بھی غیروں کا طریقہ ہے اس لیے جو شخص مونچھیں بڑھائے یا ڈاڑھی کٹائے تو اس کے لیے یہ وعید ہے کہ حضور ﷺ نے اس کو اپنی جماعت سے باہر کا شخص قرار دیا، جو کہ ان دونوں گناہوں پر بہت سخت وعید ہے۔ اسی طرح حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ان رسول اللہ ﷺ قال: من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا16. ترجمہ": بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے اپنی مونچھیں نہیں کاٹیں تو وہ ہم میں سے نہیں ۔" اس حدیث پاک کی تشریح میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ اپنی کتاب "ڈاڑھی کا وجوب" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"کس قدر سخت وعید ہے لمبی لمبی مونچھوں والے اپنے آپ کو شریف سمجھیں اور سرکاری کاغذات میں اپنے آپ کو مسلمان بھی لکھوادیں مگر سید الکونین ﷺ ان لوگوں کو اپنی جماعت میں شمار کرنے سے انکار فرماتے ہیں۔ طبع سلیم بھی مونچھوں کے بڑھانے سے کراہت کرتی ہے۔ پانی چائے وغیرہ پینے کی جتنی چیزیں بھی منہ میں جائیں گی وہ مونچھوں کے دھوؤن کے ساتھ جائیں گی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ مونچھوں کو دھو کر پیالی میں رکھ کر اس کو پی لیں تو کس قدر گھن آئے گی لیکن پانی اور پینے کی چیز کا ہر گھونٹ اس دھوؤن کے ساتھ اندر جارہا ہے مگر ذرا بھی گھن نہیں آتی ۔17"

ان تمام روایتوں اوراکابرین واسلاف کی تحریرات سے معلوم ہواکہ ڈاڑھی منڈانااورمونچھیں بڑھانا غیروں کا )اعاجم یعنی مشرکین ،کفار،یہودونصاریٰ(طریقہ ہے جس کی مخالفت کا ہمارے دین وشریعت میں حکم ہے۔اوریہ باقاعدہ شریعت میں مطلوب ومامورہی حکم ہے۔چنانچہ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: عن النبی ﷺ قال: خالفواالمشرکین وفرواااللحی واحفواالشوارب18.

ترجمہ'': حضورﷺ نے ارشادفرمایاکہ:مشرکین کی مخالفت کروڈاڑھیوں کوبڑھاؤاورمونچھیں پست) یعنی چھوٹی( کرو'' اس حدیث میں ڈاڑھی بڑھانےاورمونچھیں کٹانے کاحکم فرمانے کےساتھ ساتھ مشرکین کی مخالفت کی بھی حکم فرمادیاکیونکہ بعض مشرکین مونچھیں لمبی لمبی رکھتے تھے اورڈاڑھی نہیں بڑھاتے تھے۔اورحضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سےایک روایت ان الفاظ میں مروی ہے: قال النبی ﷺ:خالفوا المجوس احفواالشوارب واعفواااللحیٰ19.ترجمہ'':نبی ﷺ نےفرمایاکہ مجوسیوں) یعنی آتش پرستوں ( کی مخالفت کرومونچھیں پست) یعنی چھوٹی( کرواور ڈاڑھیوں کوبڑھاؤ'' اس روایت میں مشرکین کےایک خاص مذہب والوں یعنی مجوس کاذکرفرماکران کی مخالفت کرنےاورڈاڑھی بڑھانے کاحکم فرمایا اورمجوسیوں میں ڈاڑھی منڈانےاورکاٹ کرچھوٹی کرنےدونوں کارواج تھا۔

قدم علی رسول اللہ ﷺ وفدمن العجم قدحلقواالحاھم وترکواشوارھم ،فقال رسول اللہ ﷺ :خالفواعلیھم فحفوا الشوارب واعفواااللحی20.

ترجمہ'': حضورﷺ کےپاس عجم) یعنی غیرعرب(کاایک وفدحاضرہواجنہوں نےاپنی ڈاڑھیوں کومنڈایاہواتھا اوراپنی مونچھوں

کولمبا چھوڑا ہوا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو فرمایا کہ تم ان لوگوں کی مخالفت کرو اور مونچھیں پست) یعنی چھوٹی( کرو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔''

حضور ﷺ نے ان غیر عربیوں کے ڈاڑھی منڈانے کے عمل کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے صرف ڈاڑھی منڈانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا جس میں ڈاڑھی منڈانے کی ممانعت بھی آگئی اور ڈاڑھی چھوٹی رکھنے کی ممانعت بھی آگئی ۔ غیر مسلموں کے ساتھ ظاہری مشابہت بھی اختیار نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے آہستہ آہستہ باطن بھی ان ہی جیسا ہو جاتا ہے اور آخر کار دین و مذہب بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

## ڈاڑھی کی مشروعیت اقوالِ فقہاء کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام کی روایات و آثار فقہاء و محدثین کے اقوال و عبارات سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے بھی دراصل مذکورہ احادیث و روایات اور آثار کی پیروی کرتے ہوئے ہی ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرانے کو گناہ اور ایک مٹھی سے زائد کاٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔ چاروں ائمہ فقہ) حضرت امام ابو حنیفہ، حضرت امام مالک ،حضرت امام شافعی ،حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ ( کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک مٹھی تک ڈاڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے۔اور ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ مٹھی سے ڈاڑھی کم کرنے والا فاسق و فاجر اور گنہگار ہے۔اساطین علماء کی چند تصریحات درج ذیل ہیں: علامہ محمود خطاب لکھتے ہیں:

فلذالک کان حلق اللحیۃ محرماعندائمۃ المسلمین المجتھدین: ابی حنیفۃ ومالک والشافعی واحمدوغیرھم.اقوال الفقھاء الذین قصدوالاستنباط الاحکام صریحۃ فی التحریم کماھومقتضی الاحادیث فیعمل علی مقتضاھااذالواجب علی المکلف ولاسیااھل العلم ان لایخرجواعن العمل بالاحکام الواردۃ علی لسان الرسول21. ترجمہ'':اسی وجہ

سے تمام مجتہدین جیسے حضرت امام ابوحنیفہ،امام مالک ،امام شافعی ،امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرھم کے نزدیک ڈاڑھی منڈانا حرام ہے۔تمام فقہاء کرام کے اقوال جو مسندِ اجتھاد پر جلوہ افروز ہیں ڈاڑھی منڈانے کی حرمت کو صراحۃ بیان کرتے ہیں جیسا کہ احادیث کا مقتضی ہے۔لہذا تمام مکلفین خصوصاً اہل علم کے حضرت حکیم الامت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۔ ''درمختار کا قول ''لم یبحہ احد نص فی الاجماع22''ترجمہ'':ڈاڑھی منڈانے کی حرمت پر اجماع کی صریح دلیل ہے۔''

ان اجماعی حوالوں کے بعد اب ذیل میں مذاہب اربعہ کے فقہاء کی تصریحات علیحدہ علیحدہ درج کی جاتی ہیں ۔

## فقہ حنفی کی تصریحات:

درمختار میں ہے کہ: واماالاخذ منھا وھی دون ذالک کمایفعلہ بعض المغاربۃ ،ومخنثۃ االرجال فلم یبحہ احد،واخذ کلھا فعل ھنودالھند ومجوس الاعاجم 23.ترجمہ'':اور)ڈاڑھی(ایک مٹھی سے کم کرنا جیسا کہ بعض مغرب کے لوگ اور مردوں میں ہیجڑے)مزاج والے (کرتے ہیں ۔تو یہ کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ،اور پوری ڈاڑھی منڈادینا ہند کے یہودیوں اور عجمی مجوسیوں کا فعل ہے۔''

اسی طرح علامہ شامی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''وکذا یحرم علی الرجل قطع لحیتہ24.''ترجمہ'':اور اسی طرح مرد پر اپنی ڈاڑھی منڈانا حرام ہے۔'' مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ ابوداود شریف کی شرح'' بذل المجہود''تحریر فرماتے ہیں کہ:

فعلم من ذالک ان مایفعلہ بعض من لاخلاق لہ فی الدین من المسلمین فی الھندوالاتراک حرام25. ترجمہ":ہندوترک کے بعض کم نصیب مسلمان جوکام) ڈاڑھی مونڈنا(کرتے ہیں اس کاحرام ہونا)حدیث سے (معلوم ہوگیا۔"

علامہ انورشاہ کشمیری رحمہ اللہ تحریرفرماتے ہیں کہ: واماتقصیراللحیۃ بحیث تصیر قصیرۃ من القبضۃ فغیرجائزفی المذاہب الاربعۃ26.

ترجمہ":اورڈاڑھی کااس طرح کاٹناکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہوجائے تویہ چاروں مذاہب) فقہاءکرام( میں سے کسی کے نزدیک بھی جائزنہیں ہے۔"

مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحب تحریرفرماتے ہیں کہ": ڈاڑھی منڈانایااتنی کتروانا کہ ایک مٹھی سے کم رہ جائے حرام ہے۔"27.

**فقہ شافعی کی تصریحات:**

شوافع کی کتاب حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج میں ہے کہ:

فی حاشیۃ الکافیۃ بان الشافعی رضی اللہ عنہ نص فی الام علی التحریم قال :الزرکشی وکذاالحلیمی فی شعب الایمان واستاذہ القفال الشاشی فی محاسن الشریعۃ .وقال الاذرعی: الصواب تحریم حلقھاجملۃ لغیرعلۃ بھاکمایفعلہ القلندریۃ۔

28.ترجمہ":کافیہ کےحاشیہ میں ہےکہ امام شافعی رحمہ اللہ نےاپنی کتاب" الام" میں وضاحت فرمائی ہےڈاڑھی مونڈنے کے حرام ہونےپراورامام زرکشی اورحلیمی نےشعب الایمان میں اوران کےاستادقفال شاشی نےمحاسن شریعت میں اسی طرح فرمایا۔ اور اوذاعی نےفرمایاکہ درست بات یہ ہےکہ ڈاڑھی مونڈناسب کوحرام ہے۔بغیرکسی بیماری کے جیساکہ قلندریہ لوگ مونڈتے ہیں ۔"

**فقہ مالکی کی تصریحات:**

فقہ مالکی کے مشہور عالم شیخ احمد نفراوی مالکی ،ابوزید کے رسالہ کی شرح میں لکھتے ہیں ۔

فماعلیہ الجندفی زمانناامن امرالخدم بحلق لحاھم دون شواربھم ،لاشک فی حرمتہ عند جمیع الائمۃ لمخالفتہ لسنۃ ا لمصطفی □ ولموافقتہ لفعل الاعاجم والمجوس29. ترجمہ'':ہمارے زمانہ کے فوجیوں کاجوڈاڑھی منڈانےاورمونچھیں نہ منڈوانے کاطریقہ ہےوہ بلاشک وشبہ حرام ہےتمام ائمہ دین کے نزدیک ۔کیونکہ یہ سنت مصطفوی کے خلاف ہےاورعجمیوں اورمجوسیوں کی موافقت ہے۔''

## فقہ حنبلی کی تصریحات:

الاقناع فقہ حنبلی کی مفتی ٰ بہ کتاب ہےمصنف لکھتےہیں ۔ واعفاء اللحیۃ واجب ویحرم حلقھا۔30.

ترجمہ'':ڈاڑھی چھوڑناواجب ضروری ہےاوراس کامنڈاناحرام ہے۔''

## فقہ ظاہری کی تصریحات:

وکان من عادۃ الفرس قص اللحیۃ ،فنھی الشارع من ذالک وامرباعفائھا31. ترجمہ'':مجوسیوں کی عادت ڈاڑھی منڈاناتھااس لیےشارع نےاس سے روکااوراسکوچھوڑے رکھنے کاحکم دیا۔''

مذاہب اربعہ کےفقہاء کرام اوردیگرفقہاء کرام کی تصریحات اوردلائل سےیہ بات واضح ہوگئی'' کہ ڈاڑھی رکھناواجب اوراس کامنڈانا،یاایک مٹھی سےکم کرناحرام ہے۔''

## ڈاڑھی کی شرعی مقدار

ڈاڑھی کی شرعی مقدارکےبارےمیں حضرت امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتےہیں:

فقدیحتمل ان یکون لعفواللحی حدوھوماجاء عن الصحابۃ فی ذلک فروی عن ابن عمراند کان یقبض علی لحیتہ فمافضل عن کفہ امرباخذہ،وکان الذی یحلق راسہ یفعل ذلک بامرہ ویاخذعارضیہ ویسوی اطراف لحیتہ وکان

ابوھریرۃ یاخذبلحیتہ ثم یاخذمایجاوزالقبضۃ32. ترجمہ'': نبی کریم ﷺ نے جوڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا اس میں اس بات کا احتمال وامکان ہے کہ ڈاڑھی بڑھانے کی کوئی حد مقرر ہواوروہ مقداروہ ہےجواس سلسلہ میں صحابہ سے مروی ہے۔پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے،پس جوڈاڑھی ان کی مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیاکرتے تھے،اورجوآپ کے سر کو مونڈتاتھاوہ آپ کے حکم سے ایساکرتاتھا۔اوروہ رخسارکے)یعنی اوپرکے جبڑے پراگنے والے(بالوں کوکاٹ دیاکرتے تھےاوراپنی ڈاڑھی کے کناروں کوبرابرکرلیاکرتے تھے۔اورحضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھےاورجو مٹھی سے زائد ہوتی اس کوکاٹ دیاکرتے تھے۔''

عظیم محدث امام بیہقی رحمہ اللہ) جوکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک کے حامی ہیں( کےاس کلام سےمعلوم ہواکہ حضور ﷺ نے جوڈاڑھی بڑھانے کاحکم فرمایاہےاس کی مقدارمیں وہ احتمال قوی ہےجوصحابہ کرام سےمروی ہے اوروہ ایک مٹھی کی مقدار ہے۔درمختارمیں ہےکہ: بقدرالمسنون وھوالقبضۃ33. ترجمہ'':ڈاڑھی کی سنت مقدارایک مٹھی ہے۔''

علامہ ابن عابدین رحمہ اللہ اس قول کی تشریح کرتےہوئےفرماتےہیں کہ:

ھوان یقبض الرجل لحیتہ فمازادمنھاعلی قبضۃ قطعہ کذاذکرہ محمدفی کتاب الاثارعن الامام قال وبہ ناخذ34.

ترجمہ'':آدمی اپنی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں پکڑلےجوبال مٹھی سےزائدنکلے ہواس کوکاٹ لےاسی طرح ذکرکیاہے امام محمدرحمہ اللہ نےکتاب الاثارمیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے۔''

مذکورہ بالااقوال فقہاء کرام ومجتھدین سےیہ بات معلوم ہوگئی کہ ڈاڑھی کی سنت مقدارایک مٹھی/ مشت/ قبضہ ہے جوکہ واجب ہے،اور مٹھی کی مقدارسےڈاڑھی

بڑھاناواجب نہیں بلکہ اس کے بعد اضافی بالوں کوکاٹ دینا کم ازکم جائز جبکہ بعض کے نزدیک سنت ومستحب ہےاوریہی حق اور صحیح ہے۔

**ڈاڑھی اوراس کی مقداراطباء اورحکماء کی نظر میں**

اب تک ڈاڑھی کے شرعی پہلوکےاعتبارسے بحث کی گئی ہےاوراگرطبّی پہلوسے غورکیاجائےتوطبّی اعتبارسے بھی ڈاڑھی کی افادیت اوراس کے منڈانے کاضرراورنقصان طےشدہ ہے۔چنانچہ قدیم طب میں تویہ بات پہلےہی سے طےشدہ تھی کہ ڈاڑھی مردکےلیےزینت اورگردن وسینہ کےلیےبڑی محافظ ہےمگربعدکےتحقیق دانوں کی تحقیق سے بھی معلوم ہواکہ ڈاڑھی صحت کےلیےانتہائی مفیدچیزہے۔اوراس کومنڈانے سے صحت پر بہت برااثرپڑتاہے۔ چنانچہ ماہرین کی رائےیہ ہےکہ:

''ڈاڑھی کےموجودہونےسےمضرجراثیم حلق اورسینےمیں پہنچنےسےرکےرہتےہیں ۔اوراس کےبرعکس متعدد ماہرین کی رائے کےمطابق ڈاڑھی منڈانےسےمردانہ قوت میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔اوراسی وجہ سےان کاکہناہے کہ اگرسات نسلوں تک ڈاڑھی منڈانےکی عادت قائم رہےتوآٹھویں نسل بغیرڈاڑھی کےپیداہوگی ۔ڈاڑھی مونڈنے سے دماغ پر برااثرپڑتاہےاوردماغ کمزور ہوجاتاہےاوردیگرکئی دماغی بیماریاں بھی پیداہوجاتی ہیں ۔ڈاڑھی منڈانےسےپھیپھڑوں کی معتددبیماریاں)مثلاًنمونیہ ،سل وغیرہ(پیداہوتی ہیں ۔ڈاڑھی کوباربارمونڈنےسےآنکھوں کی رگوں پر برااثرپڑتاہےاورنظرکمزورہوجاتی ہے۔)جس کی آج کل اکثرلوگوں کو شکایت ہے(اوراگرڈاڑھی کوایک مٹھی ہونےکے بعد بھی نہ کاٹاجائےاوراس کواپنےحال پرچھوڑدیاجائےتوڈاڑھی کےبالوں کااوپروالاحصہ پتلاہوتاچلاجاتاہے جس

کے نتیجے میں سر میں اثر پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عقل اور دماغ میں فتور اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔35"

اس بارے میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔اس کا بلفظ ترجمہ یہ ہے:

" ایک مضمون نگار نے ڈاڑھی مونڈنے کے لیے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو ڈاڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے۔لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ڈاڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے؟ لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے؟ کسی کے سر پر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے۔لیکن یہ عجیب تماشہ ہے کہ اپنے چہرہ کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو ڈاڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے،جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ڈاڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرہ کو مردانہ قوت،استحکام سیرت کمال فردیت اور علامتِ امتیاز بخشتی ہیں ۔ اور اس کا بقاء وتحفظ بھی دلیری کی بناء پر ہوتا ہے۔یہی تھوڑے سے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں ، کیونکہ اس کے علاوہ بدن کے تمام بالوں میں مرد اور عورت دونوں مشترک ہیں ۔عورتیں اپنے دلوں میں ڈاڑھی اور مونچھوں کی بڑی قدر رکھتی ہیں اور باطن میں بے ریش مردوں کی بہ نسبت باریش مردوں کی زیادہ دلدادہ ہوتی ہیں۔اور بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو ڈاڑھی اور مونچھیں اچھی معلوم نہیں ہوتیں ،لیکن اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ فیشن کی غلام اور لباس کی ماتحت ہوا کرتی ہیں ۔اور بدقسمتی سے آج کل ڈاڑھی اور مونچھیں فیشن کی بارگاہ سے مردود ہو چکی ہیں ، نتھنوں اور منہ کے سامنے تھوڑے سے بالوں کی موجودگی ایک اچھی چھلنی کا کام دیتی ہے اور مضرت

رساں خاک مٹی اوربہت سے جراثیم ناک اورمنہ میں نہیں جانے پاتے،لمبی اور گھنی ڈاڑھی گلے کوسردی کےاثرات سےبچائے رکھتی ہے۔36"

**ڈاڑھی منڈانےاور کٹانے میں پائے جانےوالے دیگر گناہ**

ڈاڑھی منڈانابظاہرایک گناہ ہےلیکن درحقیقت اس عمل میں کئی گناہ پائےجاتےہیں جن کاذیل میں اختصارکےساتھ ذکر کیا جاتاہے۔ایک گناہ یہ کہ کہ گناہ علانیہ) کھلم کھلا(گناہ ہے۔جولوگوں کی نظروں سے مخفی نہیں رہتااورگناہ کوظاہر کرنابھی مستقل گناہ ہے۔حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سےروایت ہےکہ: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: کل امتی معافی الا المجاھرین 37.ترجمہ":میں نےرسول اللہ ﷺ سےسناکہ: میری سب امت کی معافی کردی جائےگی مگرکھلم کھلاگناہ کرنےوالوں کی نہیں ۔"

ڈاڑھی منڈانےمیں ایک گناہ یہ ہےکہ اس عمل میں اللہ تعالیٰ کےعطاکردہ مردانی چہرہ کےحسن وجمال اورزینت کوتبدیل کرکے حلیہ خراب کرنا)یعنی مثلہ بنانا(اوراپنی فطری شکل کوبگاڑنااورتغییرخلق اللہ) یعنی اللہ تعالیٰ کی فطرت وخلقت کوبدلنا (پایاجاتا ہے۔ اوریہ دونوں عمل یعنی مثلہ بنانااورتغییرخلق اللہ حدیث کی روسےممنوع ہیں۔

ڈاڑھی منڈانےمیں ایک گناہ یہ پایاجاتاہےکہ اس میں کافروں کےساتھ مشابہت پائی جاتی ہے۔اوراسی وجہ سےحضور ﷺ نے ڈاڑھی بڑھانےکاحکم فرماتےوقت کافروں کی مخالفت کابھی ذکرفرمایاہے۔اوراحادیث میں کافروں کےساتھ مشابہت اختیار کرنے پربڑی سخت وعیدیں آئیں ہیں ۔چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمروبن عاص رضی اللہ عنہ سےروایت ہےکہ:

ان رسول اللہ ﷺ قال: لیس منامن تشبہ بغیرنالاتشبھوابالیھودولابالنصاری38. ترجمہ : ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے۔اور تم نہ یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ نصاریٰ) یعنی عیسائیوں(کے ساتھ ۔'' ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ'' خواتین کے ساتھ مشابہت'' اختیار کرنا پایا جاتا ہے۔کیونکہ ڈاڑھی کو اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کے درمیان امتیازی شرف کی چیز بنایا ہے۔اور جس عمل میں عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا پایا جاتا ہو ایسے عمل کو اختیار کرنا احادیث کی رو سے گناہ بلکہ باعثِ لعنت عمل ہے۔چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: لعن رسول اللہ ﷺ المتشبھین من الرجال بالنساءوالمتشبھات من النساء بالرجال39. ترجمہ'':رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' ڈاڑھی منڈانے میں پائے جانے والے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈا کر یا ایک مٹھی سے کم کرا کر جب تک انسان اس عمل کا مرتکب رہتا ہے اس وقت تک اس کا گناہ برابر جاری رہتا ہے۔یعنی یہ گناہ مسلسل ،مستمر اور جاری گناہ ہے وقتی اور عارضی گناہ نہیں ہے۔ڈاڑھی منڈانے والا گنہگار رہتا ہے اور ڈاڑھی منڈانے کا گناہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔اس کے جاگنے کی حالت میں ،نیند کی حالت میں ،کھانے کی حالت میں ،پینے کی حالت میں ،عبادت) نماز،روزہ ،زکوٰۃ ،حج ،تلاوتِ قرآن پاک اور اللہ تعالیٰ کا مبارک ذکر(کی حالت میں،حضور پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی حالت میں ،تہجد،اشراق،اوابین اور چاشت وغیرہ نفلی نمازوں کی

حالت میں ،بازار میں خریداری کرتے ہوئے،کوئی چیز بیچتے ہوئے،کوئی معاملہ کرتے ہوئے،دین وایمان کی بات سنتے اور بولتے ہوئے، مسجد میں ،گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھنے کی حالت میں ،خوشی غمی کی حالت میں ،قضاء حاجت کی حالت میں ، غرض یہ کہ یہ گناہ مسلسل اور مستمراور جاری گناہ ہے۔

**خلاصہ بحث**

ڈاڑھی کی شرعی حیثیت قرآن وسنت،اجماع اور شرعی قیاس )چاروں شرعی اصولوں(کی روشنی میں تفصیلی طورپر سامنے آگئی ہے۔ جس سے اس بات کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں رہی کہ کم ازکم ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہےاوراس کو منڈادینا یا کٹا دینا حرام اور کئی گناہوں کامجموعہ اورنبی کریم ﷺ کی اذیت ونفرت کاباعث ہےاور ایک مٹھی کی مقدارپوری ہونے کے بعد زائد بالوں کو کٹادینا بلاشبہ جائزبلکہ بہت سے حضرات کے نزدیک سنت ومستحب ہے۔کیونکہ ڈاڑھی کی شرعی مقدارہے جونقل کے علاوہ فطرت اور عقل کے اصولوں پر مبنی ہے۔لہذا مسلمانوں کوعقیدت ومحبت اورشوق وذوق کے ساتھ شرعی ڈاڑھی رکھنے کا اہتمام کرناچاہیے،تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے حضوریہ کہنے کی سعادت حاصل کرسکیں کہ:

﴿تیرے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں حقیقت اس کو توکردے میں صورت لے کے آیاہوں﴾

## حوالاحبات


1. ترمذی ،محمدبن عیسیٰ ،جامع الترمذی) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸ ابواب الادب ،باب فی التوقیت فی تقلیم الاظفارواخذالشارب ،رقم الحدیث: ۲۷۵۹
2. بلیاوی ،مولاناعبدالحفیظ ،مصباح اللغات ،)لاہور:المصباح،۱۹۵۳(،ص۷۷۲
3. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری ،)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۸(کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان(
4. رضوان ،مفتی محمد،ڈاڑھی کاشرعی حکم ،)راولپنڈی: ادارہ غفران ،۲۰۰۹(ص.۲۰۴
5. سورۃ النساء،۱۱۹:۴(عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن) کراچی: ادارۃ المعارف ۲۰۰۳،ج ۲ص۵۴۹
6. سورۃ طہ،۹۴:۲۰(عثمانی ،مفتی شفیع،معارف القرآن) کراچی: ادارۃ المعارف۲۰۰۳ج ۶ص۱۴۰
7. قشیری،مسلم بن حجاج ،الصحیح المسلم ،)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰(کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ،رقم الحدیث:۲۷۵۷
8. عینی ،علامہ محمودبن احمد،عمدۃ القاری ،)بیروت: دارالکتب العلمیہ،۱۴۲۱ھج(کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ،رقم الحدیث:۲۴۸۷
9. مناوی ،علامہ عبدالرؤف،فیض القدیرشرح جامع الصغیر)مصر:المکتبۃ التجاریۃالکبری، ۱۳۵۶ھج(کتاب الادب،باب فی الفطرۃ والختان ،ج: ۴ص۳۱۶رقم الحدیث: ۵۴۳۲
10. نووی ،یحی بن شرف،المنہاج) بیروت: دارالفکر،۱۹۴۳(کتاب الطہارۃ ،باب خصال الفطرۃ، ج :۳ص۱۴۸
11. ابن حبان ،امام حاتم محمد، صحیح ابن حبان)کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۳۸۱ھج(کتاب الطہارۃ ،ذکرالبیان بان الاغتسال للجمعۃمن فطرۃ الاسلام،رقم الحدیث:۱۲۲۱
12. ابوداود، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۰(ابواب الادب ،باب ماجاءفی قص الشارب ،رقم الحدیث۴۶۰۴
13. قشیری،مسلم بن حجاج ،الصحیح المسلم) کراچی: قدیمی کتب خانہ،۱۹۳۰(کتاب اللباس ،باب اعفاءاللحی ،رقم الحدیث:۵۸۹۳
14. تھانوی،مولانااشرف علی ،اصلاح الرسوم)کراچی : اسلامی کتب خانہ ،۱۳۹۳ھج(باب اول ،فصل چہارم ،ص۲۱
15. طبرانی سلیمان بن احمد،المعجم الکبیر)موصل: مطبۃ الزہراءالحدیثۃ،۱۹۸۴(ج:۱ص۲۷۷،رقم الحدیث:۱۱۷۲۴
16. ترمذی،محمدبن عیسیٰ ،جامع الترمزی)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ماجاءفی قص الشارب،رقم الحدیث:۱۷۲۸
17. ) شیخ الحدیث،مولانازکریا،ڈاڑھی کاوجوب) کراچی: گاباسنز،۲۰۱۵(صفحہ:۲۰،۲۸
18. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ماقالوافی الاخذمن اللحیۃ

19. ترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی) کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۳۸ (کتاب الادب ،باب ماجاء فی قص الشارب ،رقم الحدیث: ۱۷۸۹
20. ابن ابی شیبہ، امام ابو بکر عبداللہ بن محمد، مصنف ابن ابی شیبہ) کراچی: ادارۃ القرآن ،۱۴۰۴ھ (کتاب الادب ،باب ماقالوافی الاخذ من اللحیۃ، حدیث نمبر: ۲۵۹۹۱
21. علامہ محمود بن محمد خطاب ،المنھل العذب المورود فی شرح سنن ابی داود) کراچی: قدیمی کتب خانہ، س ن (ج: ۱ص ۱۸۶
22. حکیم الامت، مولانا اشرف علی، بوادر النوادر) کراچی: اسلامی کتب خانہ ، س ن (ص ۴۴۳(
23. علاء الدین محمد بن علی الحصکفی ،الدر المختار) کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی، ۱۴۰۶ھ (کتاب الصوم ،باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ، ج: ۲ص ۴۱۸
24. شامی ،علامہ ابن عابدین ،ردالمحتار علی الدر المختار) کراچی: ایچ.ایم سعید کمپنی ،۱۴۰۶ھ (کتاب الصوم ،باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ ،ج ۲ص ۴۲۴
25. سھارنپوری ،مولانا خلیل احمد، بذل المجھود فی حل ابی داود) کراچی: مکتبۃ الشیخ، س ن (ج :۱ص ۳۳
26. کشمیری ،علامہ انور شاہ، العرف الشذی) کراچی: اسلامی کتب خانہ ، س ن (
27. مفتی عبدالرحیم لاجپوری ،فتاوٰی رحیمیہ ،) کراچی: اسلامی کتب خانہ ،) س ن (،ج: ۱ص ۷۵(
28. علامہ احمد بن قاسم عبادی، حاشیۃ الشروانی علی تحفۃ المحتاج فی شرح المنھاج) بیروت، دارالکتب العلمیہ، س ن (کتاب الاضحیۃ، باب فی العقیقۃ، ص ۳۷۶(
29. شیخ احمد بن غنیم ،الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید) بیروت: دارالمعرفۃ، س ن ( باب فی الفطرۃ والختان ،ج ۲، ص ۳۰۷(
30. ابوالنجاء شرف الدین موسی حجاوی مقدسی ،الاقناع فی فقہ الامام احمد) بیروت: دارالکتب العلمیہ،) س ن (کتاب الطھارۃ، باب فی الامیثاط والادھان. ج: ۱ص ۲۰(
31. قاضی محمد بن علی شوکانی ،نیل الاوطار) بیروت: داراحیاء التراث العربی،) س ن (ج: ۱ص ۱۰۷(
32. امام بیہقی ،شعب الایمان) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،) س ن (فصل فی الاخذ من اللحیۃ والشارب ،ج: ۸ص ۴۱۱(
33. علاء الدین محمد بن علی الحصکفی ،الدر المختار) کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی ،۱۴۰۶ھ (کتاب الصوم ،باب مایفسد الصوم ومالایفسدہ، ج: ۳ص ۴۳۱(
34. شامی ،علامہ ابن عابدین ،ردالمحتار علی الدر المختار) کراچی: ایچ. ایم سعید کمپنی، ۱۴۰۶ھ (کتاب الصوم ،باب مایفسد ومالایفسدہ، ج: ۳ص ۴۷۳(
35. لکھیم پوری ،مولوی حکیم شمیم احمد، ڈاڑھی طبّی نقطہ نظر سے) دیوبند: کتب خانہ دارالعلوم دیوبند، ۱۹۸۹ (، ص ۱۶۷(
36. ایضا، صفحہ ۲۸۹(

37. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری)کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب الادب ،باب ستر المومن علی نفسہ ،رقم الحدیث:۲۹۹۰(
38. ترمذی ،محمدبن عیسیٰ ،جامع الترمذی) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(ابواب الاستئذان والآداب ،باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام(
39. بخاری ،محمدبن اسماعیل ،الصحیح البخاری) کراچی: قدیمی کتب خانہ ،۱۹۳۸(کتاب اللباس ،باب المتشبھون بالنساء والمتشبھات بالرجال ،رقم الحدیث:۵۸۸۵(